(قسط ۶۶) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۶ کی ڈائری

نفاذ شریعت اسلام کے لئے متحدہ شریعت محاذ کا قیام اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی اس سلسلہ میں پارلیمانی مساعی

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ واقارب، اہل محلّہ وگردوپیش اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

حضرت شیخ الحدیثؒ نے اس سلسلہ میں مانسہرہ کے اجتماع میں فرمایا

ہمارا مطالبہ اسلام پر عمل اور تنفیذ

میں اس ضعف اور پیرانہ سالی میں اس لئے گھر سے نکلا ہوں کہ مسلمانوں کو خبردار کردوں اور ان سے اپیل کروں کہ وہ متحد ہوکر حکومت پر واضح کردیں کہ ہم صرف اسلام چاہتے نہیں بلکہ اس پر عمل بھی کروانا چاہتے ہیں اور ملک میں اس کو نافذ بھی کرنا چاہتے ہیں آج یہ مانسہرہ کا نہیں بلکہ تمام پاکستان کا اجتماع ہے اس میں کوہاٹ، بنوں، پشاور، لاہور اور کراچی سے بھی نمائندے شریک ہیں، میں یہ بات واضح کردینا چاہتا ہوں کہ نفاذِ شریعت کی تحریک میں غفلت، تساہل اور خاموشی اور مداہنت کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

مجھ سے بیعت کرنے کا تقاضا

آپ حضرات نے نفاذِ شریعت کیلئے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور مجھے یہ عزت بخشی، واقعہ یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، تاہم آپ میرے بزرگ ہیں اور میں نے بزرگوں کا حکم بجالایا اور اسی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں اب اس کے بعد آپ کا اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ کوئی لحہ ضائع کئے بغیر نفاذِ شریعت کی مہم شروع کردیں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اسلام کو ترجیح دیں اسلام کی دعوت دیں اسلام کا ذکر کریں جیسے سلمان فارسیؓ سے کسی نے کہا کیا نام ہے؟ فرمایا، میرانام اسلام ہے، کہاباپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا اسلام، کہا ملک کا نام کیا ہے؟ فرمایا اسلام۔

اسلام کے بارے میں کوئی تذبذب نہیں

ہمیں اسلام کے بارے میں کوئی تذبذب نہیں ہے اور آج جو نعرے لگ رہے ہیں جو خطرناک سیلاب آرہا ہے وہ اسلام کے خلاف ایک منصوبہ اور سازش ہے آپ سب متحد ہو کر حکومت پر واضح کردیں کہ ہم صرف اور صرف اسلام چاہتے ہیں آپ حضرات خود علماء ہیں آپ نے میرے ہاتھ پر بیعت کرکے مجھ پر بڑا بوجھ ڈال دیا ہے مگر اب آپ کو بھی ایک وعدہ کرنا ہوگا آپ وعدہ کریں اس کے بعد آپ کی زندگی اسلام کے نفاذ اور اجراء کے لئے وقف ہوگی اور جب تک مکمل نظام اسلام نافذ نہیں ہوجاتا آپ آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

بہرحال میں تو ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا اور یہ پیغام دینے کے لئے کہ ہم ملک میں صرف اور صرف نظامِ اسلام کا نفاذ اور مکمل اجراء چاہتے ہیں اگر یہ واقعہ ہے اور آپ کے بھی یہی جذبات ہیں تو پھر عملی میدان میں کام کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

نفاذ اسلام کیلئے بیعت کی اہمیت

۱۳/اپریل ۱۹۸۶ء مدرسہ تحفیظ القرآن پارہوتی مردان میں شیخ الحدیثؒ کا خطاب

بیعت تحریک نفاذ اسلام اور توڑنے پر وعید

محترم بزرگو! بھائیو! علماء کرام اور فضلاء عظام! آپ مجھ ناچیز کے ہاتھ بیعت کررہے ہیں یہ بیعت تحریکِ نفاذ اسلام کیلئے ہے اور جب تک ہماری اندر جان موجود ہے، روح موجود ہے اس وقت تک ہم نفاذِ

اسلام کی تحریک مساعی اور کوشش جاری رکھیں گے اور جب تک جسم میں روح موجود ہے یہ جدوجہد جاری رہے گی ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غلبہ دین کیلئے صحابہؓ سے بیعت لی تھی فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(التوبۃ:۱۱۱) بیعت ایک عہد ہے، ایک کوشش ہے، مسلسل جہاد کا وعدہ ہے فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ(الفتح:۱۰) جس نے بھی یہ عہد توڑا وہ گویا تباہی کے گڑھے میں جا گرا اس نے گویا خدا کا عہد توڑا۔

آپ حضرات خود مشائخ اور علماء کرام ہیں قوم اور ملک وملت کے رہنما ہیں آپ نے مجھے جو یہ عزت دی ہے، میں ہرگز اس کا اہل نہیں یہ آپ حضرات کی مربیانہ شفقت ہے، خدا تعالیٰ ہمیں اس بیعت اور معاہدہ میں صادق اور سچا بنادے آمین، ہم ان شاء اللہ ہر ممکن جانی، مالی، بدنی کوشش کریں گے۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کے ہاں احیائے سنت کی اہمیت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مجدد اول ہیں اور اپنے وقت کے خلیفہ ہیں فرماتے ہیں اگر میرے بدن کو ایک ایک عضو کردیا جائے، میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں، میری بوٹیوں کا قیمہ بنادیا جائے مگر اس قربانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت زندہ ہوجائے تو یہ قربانی میرے لئے آسان ہے اور سعادت ہے فرمایا میری سلطنت ختم ہوجائے میری زندگی لے لی جائے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زندہ رہے۔

شریعت بل کی منظوری سے انحراف اور رکاوٹیں

ہماری اور تمہاری کامیابی یہ ہے کہ شریعت کی بالادستی اور دینِ اسلام کے اجراء کے لئے ہر قربانی دے سکیں، ہمارے سامنے لوگ اسلام اسلام کے نعرے لگاتے ہیں، حکومت نے اسلام کا ڈھنڈورا پیٹا مولانا قاضی عبدللطیف اور برخوردارم سمیع الحق نے ایوانِ بالا میں شریعت بل پیش کردیا مگر اس کی تائید اور شرعی نظام کی حمایت نہ حکومت کررہی ہے اور نہ سیاسی لیڈر۔

اسلام کے ٹھیکیدار حکمرانو! اب یہ صوبہ سرحد کا خلاصہ جمع ہے، پورے صوبے بلکہ پورے ملک کی نمائندگی یہ علماء کررہے ہیں یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ تم نے جو نفاذِ اسلام کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے وہ اسلام کب نافذ ہوگا بعض بدنصیب لیڈر ایسے بھی ہیں جو بدقسمتی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر سمیع الحق اور قاضی عبدالطیف کا پیش کردہ شریعت بل حکومت نے منظور کرلیا تو ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے۔

اہل حق اور اہل باطل کے درمیان تصادم

میرے محترم بزرگو! آج ہم نے وعدہ کیا ہے، اللہ سے، کہ نفاذ شریعت کے لئے جس قربانی کی

ضرورت پڑی دریغ نہیں کریں گے اور نفاذِ شریعت کیلئے تمام طریقے استعمال کریں گے، آج آپ حضرات یہاں مردان میں جمع ہوئے ہیں، پرسوں، مانسہرہ میں ضلع ہزارہ کے اکابر علماء اور دارالعلوم کے فضلاء جمع ہوئے تھے، ایک بڑا کنونشن ہوا تھا، کوہستان کے دور دراز پہاڑی علاقوں سے بڑے بڑے علماء تشریف لائے تھے اور مجھ ناچیز سے شریعت کے نفاذ کیلئے بیعت کی تھی، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں علماء اور اہلِ حق نے فرنگی کا مقابلہ کیا اور آج تک علماء اہلِ حق اہل باطل سے برسرپیکار ہیں، اسلام کو خطرہ نہیں، ہمارے اور تمہارے ایمان کو خطرہ ہے۔

احیاء اسلام کیلئے اکابر اور فضلاء حقانیہ کی قربانی

اے علماء کرام، اے فضلاء عظام! آیئے دینِ اسلام اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احیاء کی کوشش کریں، جس طرح شاہ عبدالعزیزؒ نے قربانی دی، شاہ ولی اللہؒ نے قربانی دی شہدائے بالاکوٹ نے قربانی دی ہم بھی اس قربانی اور انکے نہج پر قربانی کیلئے تیار رہیں، آج بھی الحمدللہ علماء خصوصاً دارالعلوم کے فضلاء غفلت میں نہیں بلکہ اہل باطل سے مختلف محاذوں پر برسرپیکار ہیں یہ مولانا جلال الدین حقانی جو پچھلے دنوں زخمی ہوئے آپ ہی کے دارالعلوم کے فاضل ہیں جس طرح ملک بھر کے دینی مدارس میں فضلائے حقانیہ کام کررہے ہیں اس طرح جہاد افغانستان میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے اور الحمدللہ کہ آج ہر مدرسہ، ہر محلّہ میں دارالعلوم کا کوئی نہ کوئی فاضل مصروف بخدمتِ دین ہے اور آج جو اسمبلی میں شریعت بل پیش ہوا یہ بھی فضلائے حقانیہ کی مساعی کا ثمرہ ہے، آپ حضرات عقل مند ہیں، دانا ہیں، ہوشیار ہیں اور سمجھدار ہیں، میں کمزور ہوں، بوڑھا ہوں، نظر بھی بہت کمزور ہے مگر جب یہ تصور دامن گیر ہوا کہ امت من حیث المجموعہ روبہ تنزل ہے، امت کی یہ زبوں حالی دیکھ کر غفلت کا احساس ہونے لگتا ہے کہ خدا کو ہم کیا منہ دکھائیں گے کہ تیرے دین کی کیا خدمت کرکے لائے ہیں؟

شریعت بل کے نفاذ کی تحریک اور مطلقًا نفاذِ شریعت کے لئے علماء اور فضلاء کا فرض ہے کہ وہ قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں، میں پھر کہوں گا کہ ہمارے ملک کے سیاستدانوں نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے اور تعصب میں آگئے ہیں، بے نظیر کی وزارت اور اقتدار کیلئے تائید کی ایک تحریک بھی شروع ہے، ہم بھی آخر میں عرض کریں گے کہ ہم نے شریعت بل کے سلسلہ میں بہت توانائی خرچ کی ہے اور اسے نافذ کرانے کے لئے ہر طرح سے کوشش کریں گے۔

سوشلزم،کمیونزم کا سیلاب اوراس کا سدّ باب

۱۶۔اپریل ۱۹۸۶ء کو مدرسہ معراج العلوم بنوں میں شیخ الحدیث صاحبؒ کا خطاب

کلمات تشکر: محترم بزرگو! علماء کرام ،مشائخ عظام اور محترم دوستو! آپ حضرات کے سامنے تقریر کی ضرورت نہیں سمجھتا آپ خود علماء اور فضلاء ہیں ساری باتیں آپ کے سامنے کہہ دی گئی ہیں ایک دو باتیں عرض کر دیتا ہوں ،آپ حضرات نے عظیم استقبال کی صورت میں مجھ ناچیز کی قدر افزائی کی ہے جس ولولہ ، جوش ،خلوص اور محبت کا اظہار کیا ہے یہ خالص دین کا جذبہ ہے ،آپ حضرات علماء ہیں اور زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہیں آپ نے قدر افزائی کی ہے یہ خالص دین دوستی اور علم پروری ہے ورنہ میری کوئی حیثیت نہیں ۔

سوشلزم ایک عظیم فتنہ: آج اگر ایک طرف ارباب اقتدار دوغلی پالیسی اور منافقت کا عمل اختیار کئے ہوئے ہیں تو دوسری طرف سوشلزم کا عظیم فتنہ پھر سے بیدار ہوگیا ہے ایک طوفان ہے جس نے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے یہ اجتماع جس میں کم سے کم پانچ ہزار علماء ہیں اور مجمع کی تعداد دس ہزار سے بھی زائد ہے، اس کے داعی عبدالحق کی کیا پوزیشن ہے، کیا حیثیت ہے میرے پاس کیا ہے؟ نہ دولت ہے، نہ وجاہت ہے، نہ جوانی ہے اور نہ صحت ہے ۔آج آپ بھی سوچ رہے ہیں اور تقریباً ہر مکان میں ہر گھر میں، گلی کوچہ میں فتنے کی آمد اور سوشلزم کے سیلاب کا تذکرہ ہے ،آپ کا اجتماع اس کا جواب ہے ،آپکے عزائم اور آپ کا ولولہ اس کے لئے مضبوط بند ہے ،آپ کے عظیم اجتماع نے ثابت کردیا ہے کہ ہم ارباب اقتدار کی دورنگی پالیسی کو ٹھکراتے ہیں اور دہریت ، کمیونزم اور سوشلزم کو بھی ٹھکراتے ہیں ایک مداری کے پیچھے احمقوں کی دنیا جمع ہوجاتی ہے ،آج ایک عورت کے پیچھے پوری قوم سرپٹ دوڑ پڑی ہے مگر یاد رکھنا اس سے دین کا اور اسلام کا کوئی نقصان نہیں اسلام محفوظ ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:۹) خطرہ ہے تو ہمیں ہے، آپ کو ہے کہ ہمارا ایمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ آپ یہ ثابت کررہے ہیں کہ اس ملک کے مسلمان بغیر دین اسلام کے کسی چیز کو پسند نہیں کرتے ، الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ آج دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہر میدان میں باطل کا مقابلہ کررہے ہیں، اللہ نے ان کے علم میں اور ان کے عمل میں برکتیں رکھ دی ہیں۔

اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے حاضری : آپ حضرات سے کافی عرصہ سے ملاقات کا موقع نہیں ملا تھا،حفاظتِ دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے اپنے فضلاء سے اور آپ حضرات علماء سے ملاقات کی سعادت حاصل ہورہی ہے، الحمدللہ کہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اوّل روز سے ایسے کارنامے انجام دے رہے ہیں جو ہر لحاظ سے نمایاں ہیں پاکستان کے اکثر دینی مدارس میں دارالعلوم ہی کے فضلاء مصروف درس ہیں تعلیم میں، تبلیغ میں، اشاعت دین میں تصنیف و تالیف میں سیاست میں اور جہاد میں پیش پیش

ہیں، جہادِ افغانستان میں قیادت دارالعلوم کے فضلاء کے ہاتھ میں ہے، یہ مولانا جلال الدین حقانی مولانا دیندار حقانی مولانا یونس خالص یہ سب دارالعلوم کے روحانی فرزند ہیں، یہ دیکھئے! مولانا نصراللہ منصور موجود ہیں ان سے آپ پوچھ سکتے ہیں کہ جہادِ افغانستان میں دارالعلوم کے فضلاء کا کتنا حصہ ہے؟

شریعت بل کے خلاف اہل باطل اور منافقین کا اتحاد

حضرات علماء کرام! آج پھر مسلمانوں پر ملک پر اور اہل اسلام پر خطرناک اور نازک حالات آگئے ہیں شریعت بل کے خلاف باطل طاقتیں منظم ہوکر آگئی ہیں، سوشلسٹ، دہری، شیعہ اور مرزائی اس کو دبانے اور نامنظور کرانے کی تحریک چلا رہے ہیں، حکومت کو دھمکیاں دے رہے ہیں دوسری طرف حکومت، شریعت بل اور شرعی نظام کے نفاذ کے بارے میں تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے اور پھر لوگوں سے پوچھا جارہا ہے کہ تمہیں شریعت کا قانون چاہیے یا نہیں؟ حیرت ہے کہ پاکستان کس لئے بنا تھا، ریفرنڈم کس لئے ہوا تھا، الیکشن میں کونسا نعرہ تھا، یہ سب کچھ اسلام اور نظامِ شریعت کے نام پر ہوا مگر ابھی تک اسلام کے بارے میں کوئی پیش قدمی نہیں ہوئی؟ ہم سمجھتے تھے کہ اسمبلیاں قائم ہوں گی تو سب سے پہلا کام اسلام کا نفاذ ہوگا مگر بدقسمتی سے علماء کم تعداد میں پہنچے اور باقی تو وہی ہیں جو اسلام کے ابجد سے واقف نہیں ہیں آج کہا جارہا ہے کہ ہم نے مارشل لاء ہٹا دیا، ہنگامی حالات ختم کردیئے، جلسہ جلوس کی اجازت دیدی، جمہوریت کا تحفہ دیدیا، مگر ہمیں اس سے کیا غرض؟ جس کام کے لئے تم نے ریفرنڈم کیا تھا، اسمبلیاں بنائیں، وہ تو اسلام کے نفاذ کیلئے تھیں، تو ہم پوچھتے ہیں یہ پانچ ہزار علماء پوچھتے ہیں، یہ کروڑہا مسلمان پوچھتے ہیں کہ تم نے اسلام کے نفاذ کے لئے کیا کیا؟

حکمرانوں کی وعدہ خلافی نے بے دینوں کو اکھٹا ہونے دیا

آج جو بے دینی کا طوفان آیا ہے، آج جو وطن توڑ دینے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں، آج جو صوبائی اور قومی تعصب کی لہر نے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، آج جو بے دین قوتیں پھر اکھٹی ہوگئی ہیں، یہ سب اس لئے ہے کہ تم اسلام کے قانون کے نافذ کرنے کے جھوٹے وعدے کرتے رہے یہ اس بات کی سزا ہے کہ تم نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا مگر عملاً اس سے کنارہ کشی کی آپ جانتے ہیں میں کمزور ہوں، عوارض میں گھرا ہوا ہوں مگر میں چاہتا ہوں خریدارانِ یوسف میں نام لکھوادوں، مگر مرتے مرتے بھی جس بات کو حق سمجھتا ہوں، جس راہ کو درست پاتا ہوں وہ آپ پر واضح کردوں، وہ حکومت پر واضح کردوں، حق کا اعلان کردوں تو یہ میرے لئے سعادت ہے

علماء فضلاء کا پیغام حکمرانوں کے نام: ان شاء اللہ اس ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کی بات چلے گی اس ملک میں علماء کی اور حقانی فضلاء کی بات چلے گی، اس کے لئے آپ کو بڑی قربانیاں دینی ہوں گی، میں سی آئی

ڈی والوں سے کہتا ہوں کہ آج یہاں پانچ ہزار علماء جمع ہیں، ہر عالم اپنے اپنے شہر کا نمائندہ ہے۔ یہ سرحد کا نمائندہ اجلاس ہے تم صدر کو اور وزیر اعظم کو ہمارا پیغام پہنچادو کہ اس ملک میں ہم صرف اسلام چاہتے ہیں امریکہ والا اسلام نہیں، روس والا اسلام نہیں، صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا اسلام چاہتے ہیں۔

بوڑھا ہوکر جگہ جگہ جاکر صحابہؓ کی نقل اتارتا ہوں

میں اپنے فضلاء کی خدمت میں اور آپ حضرات علماء کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں ضعیف العمر ہوں اب چلنے پھرنے کے قابل نہیں مگر مجھے یہاں ایک جذبہ لایا ہے میں ہزارہ میں بھی گیا اور مردان میں بھی علماء کو دعوت دی اور ان سے بات کی، آج آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں بوڑھا ہوں مگر صحابہؓ سے دین کی خدمت اور اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ سیکھا ہے اب اسکی نقل اتارتا ہوں خیبر کی جنگ میں حضرت علیؓ کی آنکھیں دُکھتی تھیں مگر خیال آیا کہ دین کی نصرت کا وقت آپڑا ہے اسلام کو قربانی کی ضرورت ہے اور میں ٹھنڈی چھاؤں میں پڑا رہوں لہٰذا جذبہ صادقہ نے انہیں اٹھایا اور میدان جنگ میں لاکھڑا کیا اللہ کریم نے ان کے ہاتھ سے خیبر فتح کرادیا ہم بھی کمزور ہیں، گناہگار ہیں مگر کیسے خاموش بیٹھ سکتے ہیں جب دین کو ضرورت ہے تو اللہ کے ہاں کیا جواب دیں گے؟

حکمرانوں کو وارننگ جو صحیح ثابت ہوں

آپ دعا فرمادیں کہ اللہ کریم نصرت فرمادے اور دین کو غلبہ ہو مگر میں ارباب اقتدار پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے، سوچ لو شریعت بل منظور کرکے بلاتاخیر نافذ کردو اگر اب بھی موقع گنوادیا اللہ کی مہلت کو نہ سمجھا تو یاد رکھنا نہ تم ہوگے اور نہ تمہارا اقتدار، خود بھی تباہ ہوجاؤ گے اور قوم و ملک کو بھی تباہ کردو گے۔

ہدیہ خوش آمدید

۱۷۔اپریل ۱۹۸۶ء کو پشاور میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم نے علماء کنونشن بلایا، سرحد بھر سے مشائخ اکابر علماء اور سینکڑوں فضلاء حقانیہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر مشہور صاحب قلم بزرگ مولانا مدارار اللہ مدرار نے حضرت شیخ الحدیث برکاتہم کی خدمت میں ہدیہ خوش آمدید کے عنوان سے فارسی نظم میں ایک ہدیہ سپاس پیش کیا جو یہ ہے:

اے قائد شریعت وملت خوش آمدید — اے قطب وقت پیر طریقت خوش آمدید

اے ''عبدِحق'' مجاہد اسلام مردِ حق — اے صاحب عزیمت وعظمت خوش آمدید

از ما قبول باد تحیات احترام — با تحفہ سلام مودّت خوش آمدید

رفت ست صیتِ فضل و کمالت بہ بحروبر — اے حاملِ علوم نبوت خوش آمدید
عزم شماست خدتم و ترویج دین حق — باشید کامیاب وسلامت خوش آمدید
ما بیعتِ جہاد بدست تو کردہ ایم — اے میرِ کاروان شریعت خوش آمدید
گویَم بہ رفیقان شما خیر مقدم — باصد خلوص ولطف ومحبت خوش آمدید
مقصود شما سمت قبلہ راست کردن است — اے راہروان جادۂ سنت خوش آمدید
مارا قبول نیست جز نظام مصطفیٰ — ایں ہست عزم و جذبہ ملت خوش آمدید
قرباں کنم جاں زنظام محمدیؐ — ردکردہ ایم غیر شریعت خوش آمدید
یار ب نگاہ دراز ہر شر دیار ما — روش بکن ہنوز ِ شریعت وقار ما

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی قیادت میں پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم جو متحدہ شریعت محاذ کے داعی اور کنو یز بھی ہیں کی خصوصی دعوت پر 29 جون کو 12 مذہبی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے علاوہ سینٹ ،قومی اور صوبائی اسمبلی کے اسلام پسند ارکان اور ملک بھر سے اکابر علماء ومشائخ کا جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ دراصل یہ تجویز وتحریک احقر سمیع الحق کی تھی ۔سفرِ مصروغیرہ سے قبل حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم ،کے مشورہ سے دعوت نامے جاری کردئے ۔مقررہ تاریخ سے ایک روز قبل سفرمصروغیرہ سے واپسی پر اجلاس میں شرکت کی ۔جس کے نتیجے میں متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل ہوئی ۔اسی اجلاس میں محاذ کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر ۷/جولائی کونویں ترمیمی بل اور شریعت بل کے منوانے اور مکمل نفاذ واجراء کے سلسلہ میں قومی اسمبلی کے ہال کے سامنے ایک عظیم احتجاجی مظاہرہ کرنے کا اعلان کردیا۔ وقت اور وسائل کی قلت کے باوجود الحمدللہ متحدہ شریعت محاذ کے کنو یز شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم اور شریعت محاذ کے تمام رہنماؤں کی اپیل پر قوم نے متفقہ طور پر لبیک کہا۔

۷/جولائی کو نظام شریعت کے پروانوں اور توحید کے متوالوں نے صبح سویرے اسلام آباد پہنچنا شروع کیا۔ 10 بجے تک اسلام آباد کی وسیع سڑکوں پر دنیائے انسانیت کا گویا ایک سیلاب تھا جو امڈ آیا۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حکومتوں کی رکاوٹوں اور شدید بارش کے باوجود مظاہرین قومی اسمبلی ہال تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے ۔مظاہرین میں زیادہ تر مشائخ ،علماء وکلاء اور طلبا کے علاوہ متشرع حضرات نے شرکت کی ۔جلوس آخرتک پروقار رہا۔تین گھنٹے تک مسلسل بارش میں قائدین خطاب کرتے رہے۔اس طرح یہ مظاہرہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی اختتامی تقریر اور دعا پر ختم ہوا۔